سوال

جب کوئی شخص عصبیت کی حالت میں بیوی کو طلاق دے دے اور طلاق کے دو ہفتہ بعد بیوی سے رجوع کرنے جائے لیکن بیوی رجوع کو قبول نہ کرے کیونکہ خاوند بیویوں میں عدل نہیں کرتا، اور اس نے بیوی کو ایک برس تک چھوڑے رکھا تو کیا وہ اس پر حرام ہے اور وہ مطلقہ شمار ہوگی یا نہیں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

جواب :

اول :

شدید غصہ کی حالت میں یعنی غصہ اتنا شدید ہو کہ وہ اپنے اوپر کنٹرول نہ کرسکے اور اسے پتہ ہی نہ چلے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے تو یہ طلاق واقع نہیں ہوگی، لیکن اگر اس کا غصہ اس کی عقل پر اثر انداز نہ ہو بلکہ وہ ہوش و حواس میں ہو اور جو کچھ کہہ رہا ہے اس کو جانتا ہو تو پھر یہ طلاق واقع ہو جائیگی

غصہ کی حالت میں دی گئی طلاق کی تفصیل سوال نمبر (45174) اور (22034) کے جوابات میں بیان ہو چکی ہے آپ اس کا مطالعہ کریں

دوم :

خاوند کو اپنی بیوی سے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے اور اس میں بیوی کی رضامندی کا ہونا شامل نہیں اور نہ ہی رجوع کےلیے بیوی کی رضامندی شرط ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ عدت کے دوران رجوع کیا جائے، یعنی پہلی یا دوسری طلاق کی عدت کے دوران؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور طلاق یافتہ عورتیں تین حیض تک انتظار کریں، اور ان کےلیے حلال نہیں کہ اللہ نے ان کے رحم میں جو پیدا کیا ہے اسے چھپا کر رکھیں، اگر وہ اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں، اور ان کے خاوند انہیں واپس لانے کے زیادہ حقدار ہیں اگر وہ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں، اور ان عورتوں کے بھی اسی طرح حقوق ہیں جس طرح ان پر (خاوندوں کے) ہیں، اور اللہ تعالی غالب و حکمت والا ہے البقرۃ (228).

اس آیت میں خاوند کےلیےلیے رجوع کی شروط کی تنبیہ کی گئی ہے وہ یہ ہیں :

1 رجوع طلاق میں ہو، اگر نکاح فسخ کیا جائے تو اس میں رجوع نہیں ہو سکتا، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور طلاق یافتہ عورتیں "

2 یہ طلاق رجعی ہو یعنی پہلی یا دوسری طلاق ہو، اللہ تعالی کا فرمان ہے :

طلاق دو بار ہے " یعنی جس طلاق میں رجوع ہو سکتا ہے وہ دو بار ہے، اور اگر تیسری طلاق ہو جائے تو پھر رجوع نہیں ہو سکتا، الا یہ کہ وہ عورت کہیں اور نکاح رغبت کرے نکاح حلال نہیں، اور وہ دوسرا خاوند دخول کے بعد اسے اپنی مرضی سے طلاق دے دے یا پھر فوت ہو جائے تو یہ عورت اپنے پہلے خاوند کےلیے حلال ہو جائیگی

3 یہ رجوع عدت میں کیا جائے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

ان عورتوں کے خاوند انہیں اس میں واپس لانے کے زیادہ حقدار ہیں .

یعنی اس عدت میں، اور اگر عدت گزر جائے اور خاوند اپنی بیوی سے رجوع کرنا چاہے تو وہ رجوع نہیں کرسکتا بلکہ اسے اس کے ساتھ نیا نکاح نئے مہر کے ساتھ پوری شروط میں کرنا ہوگا

4 بیوی سے رجوع کرنے میں خاوند کا مقصد بیوی کو ضرر و تکلیف اور اذیت دینا نہ ہو بلکہ یہ رجوع اصلاح کی نیت سے کیا جائے

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اگر وہ اصلاح کا ارادہ کریں البقرۃ (228).

اگر وہ بیوی کو نقصان اور ضرر دینا چاہتا ہو تو بیوی کو چاہیے کہ وہ شرعی قاضی کے سامنے اسے ثابت کرے تاکہ وہ اس کے مطابق فیصلہ کرسکے

یہ آیت اس کی واضح دلیل ہے کہ اگر خاوند رجوع کرنا چاہتا ہے تو بیوی کو اس میں کوئی اختیار حاصل نہیں، اور بیوی رجوع کو روک نہیں سکتی، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور ان کے خاوند انہیں واپس لانے کے زیادہ حقدار ہیں .

چاہے بیوی اپنے خاوند کے گھر واپس نہیں بھی آتی اور خاوند بیوی سے رجوع کرکے اس پر دو گواہ بنا لیتا ہے تو رجوع ہو جائیگا

سوم :

جمہور اہل علم کے ہاں جس عدت میں خاوند رجوع کرسکتا ہے وہ تین حیض ہے، یعنی تیسرے حیض کے اندر اندر وہ بیوی سے رجوع کرسکتا ہے، یا پھر اگر عورت حاملہ ہو تو وضع حمل سے قبل رجوع کرسکتا ہے

اس بنا پر سوال میں جو بیان ہوا ہے کہ خاوند نے طلاق کے دو ہفتہ بعد ہی رجوع کرنا چاہا یہ عدت میں رجوع کرنے کے موافق ہے، لیکن اگر بیوی حاملہ تھی اور رجوع کرنے سے قبل وضع حمل ہوگیا تو پھر نہیں

چہارم :

خاوند کا اپنی بیوی سے دور رہنا اور اسے چھوڑے رکھنے سے ہی طلاق واقع نہیں ہوجاتی، سوال نمبر (11681) کے جواب میں بیوی سے خاوند کا لمبے عرصہ تک غائب رہنا طلاق شمار نہیں ہوتا بلکہ قاضی یا خاوند کے طلاق دینے پر ہی طلاق ہوگی تفصیل کے ساتھ بیان ہوچکا ہے اس کا مطالعہ کریں

پنجم :

ایک سے زائد بیویاں رکھنے والے شخص پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے بارہ میں اللہ کا تقوی اختیار کرے، اور اللہ کی جانب سے واجب کردہ عدل و انصاف کرے، بیویوں کے مابین عدل و انصاف کے بارہ علم حاصل کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (10091) اور (13740) کے جوابات کا مطالعہ کریں

ششم :

مرد کا بغیر کسی شرعی سبب کے اپنی بیوی سے بائیکاٹ کرنا اور اسے چھوڑنا حرام ہے، اگر یہ بائیکاٹ بیوی کی اصلاح کےلیے ہوتاکہ وہ ترک کردہ واجب پر عمل کرے، یا پھر کردہ گناہ سے باز آجائے تو اس سے بائیکاٹ کرنا جائز ہے

بلاشک وشبہ آدمی کا اپنی بیوی کو اس عرصہ (ایک برس) تک چھوڑے رکھنا مشکل کو زیادہ کرنے کی دلیل ہے، اور وہ اس مشکل کو حل نہیں کرسکتے، اس حالت میں اللہ سبحانہ وتعالی نے ایک عورت کے خاندان سے اور ایک مرد کے خاندان سے منصف بھیجنے کا حکم دیا ہے، تاکہ وہ ان دونوں کے معاملہ کو دیکھ کر جس میں مصلحت دیکھیں اس کے مطابق فیصلہ کریں اور خاوند اور بیوی سے ضرر ونقصان کو ختم کریں

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور اگر تم ان دونوں کے مابین جھگڑا ہونے کا خدشہ رکھو تو ایک شخص مرد کے خاندان سے اور ایک شخص عورت کے خاندان سے بطور منصف بھیجو اگر وہ اصلاح چاہیں گے تو اللہ ان دونوں میں موافقت پیدا کردیگا، یقینا اللہ تعالی علیم وخبیر ہے النساء (35).

خاوند کو علم ہونا چاہیے کہ اسے دو میں ایک کا حکم ہے :

یا تو وہ اپنی بیوی کو اچھے طریقہ سے اپنی عفت وعصمت میں رکھے، اور اس سے بہتر طریقہ سے معاشرت کرے، یا پھر وہ اسے اچھے طریقہ اور احسان کے ساتھ طلاق دے کر اس کے پورے حقوق دے کر اسے فارغ کرے، اور اس پر ظلم مت کرے، اللہ تعالی کا فرمان ہے :

یا تو اچھے طریقہ سے روک لینا ہے، یا پھر اچھے طریقہ سے چھوڑ دینا ہے البقرۃ (229).

مزید تفصیل دیکھنے کےلیے آپ سوال نمبر (45600) اور (11971) کے جوابات کا مطالعہ کریں

واللہ اعلم

دیکھیں : فتاوی الامام النووی (179)

75027